

مکتبۃ المصطفیٰ



عورت چار شادیاں کیوں نہیں کرسکتی؟

مصنف

فیضِ ملّت، مفسرِ اعظم پاکستان

محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہ

حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی

متوفّٰی: ۱۴۳۱ھ



ناشر

تحریک اتحاد اہلسنّت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

ایک عرصہ سے بعض خواتین نئی تہذیب کے اثر سے سوال کرتی ہیں کہ مرد کو اسلام میں چار عورتوں سے نکاح کی اجازت ہے لیکن عورت کو ایک شوہر پر اکتفاء کا حکم ہے، اسکی عقلی دلیل کیا ہے؟ اس پر بڑھ کر عیسائیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعتراض کیا ہے کہ اُمت کو صرف چار نکاح کا جواز اور خود، نو، گیارہ، تیرہ بلکہ اس سے بھی زائد نکاح کیئے۔

فقیر نے اِن دونوں سوالات پر یہ رسالہ لکھا ہے لیکن الحمدللہ عزّوجل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعتراض کے جوابات کے لئے علیحدہ رسالہ بھی ہے۔

سب سے پہلے یہ کہ مسلمان عورتوں کو تو اس طرح کا سوال مناسب نہیں کیونکہ جب وہ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ پڑھ چکیں تو اب ان کے آگے عقلی ڈھگوسلے کس کام کے، یہاں کا اصول ہی ہے:

عقل قربان کُن پیش مصطفیٰ

اس کے باوجود فقیر جوابات لکھے گا (ان شاء اللہ تعالیٰ) پہلے نصاریٰ کے اعتراض کا جواب حاضر ہے وہ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زیادہ شادیاں کیوں کیں؟

جواب بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام کے حالات بتاتے ہیں کہ اُنہوں نے بھی بہت زیادہ شادیاں کیں۔ نیز اس اعتراض کا جواب اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں یوں دیا ہے:

وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا رُسُلًا مِّنۡ قَبۡلِكَ وَجَعَلۡنَا لَهُمۡ اَزۡوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ؕ (۱)

ترجمہ کنزالایمان اور بیشک ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے اور ان کے لئے بیبیاں اور بچے کئے۔

فائدہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنے حبیبِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے خطاب فرماتا ہے: آپ سے پہلے جو پیغمبر گزرے ہیں ہم نے ان کو عورتیں دیں جیسا کہ تمہیں دیں۔ اس کی تفصیل بائبل میں پائی جاتی ہے۔

(۱) چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاں تین بیویاں تھیں۔ (۲)

(۲) حضرت یعقوب علیہ السلام کی چار بیویاں تھیں۔ (۳)

(۳) ان چار میں سے راخِل کی نسبت لکھا ہے:

راخِل خوبصورت اور خوشنما تھی، یعقوب نکاح سے پہلے راخِل پر عاشق تھا۔ (۴)

(۴) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دو بیویاں تھیں۔ (۵)

---

(۱) الرعد: ۱۳/۳۸

(۲) کتابِ مقدّس یعنی پُرانا اور نیا عہد نامہ، پیدائش، باب ۱۱، آیہ ۲۹، ص ۹، باب ۱۶، آیہ ۳، ص ۱۲، باب ۲۵، آیہ ۱، ص ۲۱، برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی، انارکلی لاہور

(۳) کتابِ مقدّس یعنی پُرانا اور نیا عہد نامہ، پیدائش، باب ۳۰، آیہ ۴ تا ۱۰، ص ۲۷، برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی، انارکلی لاہور

(۴) کتابِ مقدّس یعنی پُرانا اور نیا عہد نامہ، پیدائش، باب ۲۹، آیہ ۱۷۔۱۸، ص ۲۷، برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی، انارکلی لاہور

(۵) کتابِ مقدّس یعنی پُرانا اور نیا عہد نامہ، خروج باب ۲، آیہ ۲۱، ص ۵۴، برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی، انار کلی لاہور

(۴) حضرت جِدعون نبی کی بہت سی بیویاں تھیں۔جن سے ستّر لڑکے پیدا ہوئے۔(۶)

(۵) حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاں بہت سی بیویاں تھیں۔(۷)

حضرت داؤد علیہ السلام نے حالت پیری میں ابی ساج سونمی سے نکاح کیا تاکہ وہ گرم رہیں۔(۸)

(۶) حضرت سلیمان علیہ السلام کے ہاں بہت ساری عورتیں تھیں۔

چنانچہ اوّل سلاطین (باب ۱۱۔آیہ ۳،۴) میں یوں ہے:

اُس کے پاس سات سو شاہزادِیاں اُس کی بیویاں اور تین سو حرمیں تھیں اور اُس کی بیویوں نے اُس کے دِل کو پھیر دیا۔کیونکہ جب سلیمان بڈھا ہوگیا تو اُس کی بیویوں نے اُس کے دل کو غیر معبودوں کی طرف مائل کرلیا۔(۹)

پس ثابت ہوا کہ ایک سے زائد زوجہ کا ہونا نبوت کے منافی نہیں۔

---

(۶) کتابِ مقدّس یعنی پُرانا اور نیا عہد نامہ، قُضاۃ، باب ۸، آیہ ۳۰، ص ۲۵۳، برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی، انارکلی لاہور

(۷) کتابِ مقدّس یعنی پُرانا اور نیا عہد نامہ، ۱: سموئیل، باب ۱۸۔آیہ ۲۷، باب ۲۵، ص ۲۹۷، آیہ ۴۲۔۴۳، ص ۳۰۷، برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی، انارکلی لاہور

کتابِ مقدّس یعنی پُرانا اور نیا عہد نامہ، ۲: سموئیل، باب ۳، آیہ ۲ تا ۵، ص ۳۱۵، باب ۵، آیہ ۱۳، ص ۳۱۸، برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی، انارکلی لاہور

(۸) کتابِ مقدّس یعنی پُرانا اور نیا عہد نامہ، ۱: سلاطین، باب ۱، آیہ ۱، ص ۳۴۵، برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی، انارکلی لاہور

(۹) کتابِ مقدّس یعنی پُرانا اور نیا عہد نامہ، ۱: سلاطین، باب ۱۱، آیہ ۳ و ۴، ص ۳۶۳، برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی، انارکلی لاہور)

ازالۂ وھم بائبل میں جو پیغمبروں کی نسبت دریدہ دہنی کی گئی ہے ہم اسے غلط سمجھتے ہیں اور پیغمبروں کو معصوم جانتے ہیں۔ علی نبینا وعلیھم الصلوٰۃ والسلام

شرعی جواب حدیث شریف میں وارد ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

حُبِّبَ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا النِّسَاءُ وَالطِّيبُ وَجُعِلَ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ.(۱۰)

ترجمہ دنیا سے میرے لئے عورتیں اور خوشبو محبوب بنائی گئی اور میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں بنائی گئی۔

فائدہ اس حدیث کے معنی میں دو قول بیان کئے جاتے ہیں۔ ایک یہ کہ حبِ ازواج زیادہ موجب ابتلاء وتکلیف اور بمقتضائے بشریت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادائے

(۶) کتابِ مقدّس یعنی پُرانا اور نیا عہد نامہ، قُضاۃ، باب ۸، آیہ ۳۰، ص ۲۵۳، برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی، انارکلی لاہور

(۷) کتابِ مقدّس یعنی پُرانا اور نیا عہد نامہ، ۱: سموئیل، باب ۱۸۔ آیہ ۲۷، باب ۲۵، ص ۲۹۷، آیہ ۴۲۔ ۴۳، ص ۳۰۷، برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی، انارکلی لاہور

کتابِ مقدّس یعنی پُرانا اور نیا عہد نامہ، ۲: سموئیل، باب ۳، آیہ ۲ تا ۵، ص ۳۱۵، باب ۵، آیہ ۱۳، ص ۳۱۸، برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی، انارکلی لاہور

(۸) کتابِ مقدّس یعنی پُرانا اور نیا عہد نامہ، ۱: سلاطین، باب ۱، آیہ ۱، ص ۳۴۵، برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی، انارکلی لاہور

(۹) کتابِ مقدّس یعنی پُرانا اور نیا عہد نامہ، ۱: سلاطین، باب ۱۱، آیہ ۳و۴، ص ۳۶۳، برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی، انارکلی لاہور)

(۱۰) سنن النسائی، کتاب عشرۃ النساء، باب حب النساء، رقم الحدیث ۳۹۳۹، الصفحۃ ۶۰۹، مکتبۃ المعارف الریاض

رسالت سے غافل ہونے کا اندیشہ ہے مگر اس کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے مشقت زیادہ اور اجرا عظم ہے۔ دوسرا یہ کہ حبِ نساء اس واسطے ہوا کہ حضور کے خلوات اپنی ازواج کے ساتھ ہوں اور مشرکین جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ساحر و شاعر ہونے کی تہمت لگاتے تھے وہ جاتی رہے۔ بس عورتوں کا محبوب بنایا جانا آپ کے حق میں لطفِ ربانی ہے۔ غرض بحرِ صورت یہ حُبّ آپ کے لئے باعثِ فضیلت ہے۔

اس حدیث کے اخیر میں اِس امر کی طرف اشارہ ہے کہ وہ محبتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے اپنے پروردگار کے ساتھ کمالِ مناجات سے مانع نہیں، بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم باوجود اس محبت کے، اللہ تعالیٰ کی طرف ایسے متوجہ ہیں کہ اس کی مناجات میں آپ کی آنکھیں ٹھنڈی رہتی ہیں اور ماسوا آپ کے لئے ٹھنڈک نہیں۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت حقیقت میں صرف اپنے خالق تبارک وتعالیٰ کے لئے ہے اور حدیث میں اس طرف اشارہ ہے کہ حُبِ نساء جب حقوقِ عبودیت کے ادا میں مخل نہ ہو، بلکہ انقطاع الی اللہ کے لئے ہو تو وہ ازقبیل کمال ہے، ورنہ ازقبیل نقصان ہے۔

فائدہ شیخ تقی الدین سبکی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جو چار سے زیادہ ازواج کی اجازت دی گئی۔ اس میں راز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ بواطنِ شریعت وظواہرِ شریعت اور وہ امور جن کے ذکر سے حیاء آتی ہے اور وہ جن کے ذکر سے شرم نہیں آتی یہ سب بطریقِ نقل اُمت تک پہنچ جائیں۔ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ شرمیلے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے چار سے زائد عورتیں جائز کردیں تاکہ حضور کے افعال آنکھوں سے دیکھیں اور اقوال کانوں

سے سنیں جن کو حضور مردوں کے سامنے بیان کرنے سے حیاء فرماتے تھے وہ اُمت کے سامنے ظاہر ہوجائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج کی تعداد کثیر ہوگئی تا کہ اس سے آپ کے قول وافعال کے نقل کرنے والے زیادہ ہوجائیں۔ ازواجِ مُطہرات رضی اللہ عنہما ہی سے غسل وحیض وعدت کے مسائل معلوم ہوئے۔

یہ کثرت ازواجِ حضور کی طرف سے معاذ اللہ شہوت کی غرض سے نہ تھی اور نہ آپ وطی کو لذتِ بشریہ کے لئے پسند فرماتے تھے۔ عورتیں آپ کے لئے صرف اس لئے محبوب بنائی گئیں کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسے مسائل نقل کریں جن کے زبان پر لانے سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شرم وحیاء کرتے تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدِیں وجہ (اس وجہ) ازواج سے محبت رکھتے تھے کہ اس میں شریعت کے ایسے مسائل کے نقل کرنے پر اعانت تھی۔ ازواجِ مُطہرات رضی اللہ عنہن نے وہ مسائل نقل کئے جو کسی اور نے نہیں کئے۔ چنانچہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منام اور حالتِ خلوت میں جو نبوت کی آیات بینات دیکھیں اور عبادت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو اجتہاد دیکھا اور وہ امور دیکھے کہ ہر ایک عاقل شہادت دیتا ہے کہ وہ صرف پیغمبر میں ہوتے ہیں اور ازواجِ مُطہرات کے سوا کوئی اور ان کو نہ دیکھ سکتا تھا۔ یہ سب ازواجِ مُطہرات سے مروی ہیں۔ اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کثرتِ ازواج سے نفع عظیم حاصل ہوا۔ (۱۱)

(۱۱) (سنن النسائی بشرح زهر الربی وحاشیة الامام السندی، کتاب عشرة النساء، باب حب النساء، المجلد الثانی، ۵۲۲۔۵۲۳، مکتبہ رحمانیہ، اقرا سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور)

عقلی دلائل

مرد چار عوتوں سے نکاح کرسکتا ہے لیکن عورت صرف ایک شوہر پر اکتفاء کرے اس کے چار وجوہ یہ ہیں:

۞ مرد کا مادہ فاعلی اور عورت کا مادہ منفعلی ہے یعنی مرد بمنزلہ فاعل کے ہے اور عورت بمنزلہ مفعول کے اور یہ قطعی فیصلہ ہے کہ فاعل کے مفاعیل متعدد ہوسکتے ہیں لیکن مفعول کا فاعل صرف ایک ہوتا ہے۔

۞ اللہ تعالیٰ نے عورت کو کھیتی فرمایا:

کما قال تعالیٰ "فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ" (۱۲)

ترجمہ کنزالایمان: تو آؤ اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو۔

کھیتی مشترک نہیں ہوسکتی ایک ہی کی کھیتی رنگ لاتی ہے اس میں دوسروں کو پہلے تو شریک نہیں کیا جاسکتا اگر ہوگی تو جھگڑے اُٹھ کھڑے ہونگے اسی لئے اسلام نے ایک عورت کے بجائے چار کا حکم دیا تاکہ کھیتی پھل پھول لائے اور یہی مشاہدہ ہر ایک کر رہا ہے کہ باغِ آدم آج کتنا سرسبز و شاداب ہے کہ اگرچہ کھیتی کو اُجاڑنے کے اسباب زوروں پر ہیں لیکن جتنا صحیح طریقہ سے ہورہی ہے اسی کی برکت ہے کہ بہارِ آدمیت جوش جوبن میں ہے۔

۞ مطالعۂ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ سوائے چند ایک کے ہر ایک اہلِ مذہب نے اس پر زور دیا کہ عورت کی فطرت مرد کے مقابلہ میں بہت کمزور اور کم درجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

(۱۱) البقرۃ:۲ / ۲۲۳

"اَلرِّجَالُ قَوّٰامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ" (۱۲)

ترجمہ کنز الایمان: مرد افسر ہیں عورتوں پر۔

اور فرمایا:

"وَلِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ دَرَجَةٌ" (۱۳)

ترجمہ کنز الایمان: اور مردوں کے لئے عورتوں پر فضیلت ہے۔

قاعدہ ہے کہ قرآن مجید کا عموم عام ہی رہتا ہے ان دونوں میں مرد کی برتری نہ صرف عزت وعظمت پر موقوف ہے بلکہ بہمہ طور مرد عورت سے برتر ہے وہ قوت علمی ہو یا عملی وہ طاقت ظاہری ہو یا باطنی، اس قاعدے پر مرد زیادہ عورتوں سے نکاح کرنے کا حق رکھتا ہے عورت کے لئے یہ معاملہ خود اس کے لئے مشکل ہوگا اور اس کی زندگی دوبھر ہوگی۔

۞ مونٹسکو (مغربی دانشور) نے کہا ہے فطرت نے مرد کو قوت وعقل دی ہے اور عورت کو صرف زینت وخوشنمائی۔

فائدہ اس کا یہ قول قوت وطاقت کا ظاہر ہے کہ مرد ہر لحاظ سے عورت سے قوت و طاقت میں زیادہ ہے (نوادرت قلیل الوقوع ہوتی ہیں "والقلیل کالمعدوم")

عربی قاعدہ کلیہ مشہور ہے اور عقل کی کمی تو اور زیادہ ظاہر ہے اور حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے واضح الفاظ میں "نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِیْنٍ" فرمایا۔

ایک مغربی دانشور کہتا ہے کہ مرد کی ذکاوت اور ہوشیاری ۲۸ سال کی عمر

(۱۲) النسآء: ۴/ ۳۴

(۱۳) البقرۃ: ۲/ ۲۲۸

میں درجۂ کمال کو پہنچتی ہے اور عورت کی ۱۸ سال کی عمر میں اس کے بعد اس کے تعقل و ادراک میں کوئی ترقی نہیں ہوتی اسی لئے عورت تمام عمر ایک بچہ بنی رہتی ہے اور مرد اٹھائیس (۲۸) سال کے بعد ترقی در ترقی میں رہتا ہے اسی لئے ایک مردِ کامل میں متعدد بچے پرورش پاسکتے ہیں اور اسکی زیرِ نگرانی زندگی گزارتے ہیں اور یہ کبھی نہیں ہوگا کہ ایک بچے کی نگرانی میں متعدد مردانِ کامل زیرِ پرورش ہوں۔

جب عورت کا یہ حال ہے تو پھر وہ متعدد شوہروں کی کس طرح کفالت کرسکتی ہے جب کہ وہ ایک کی کفالت کے لائق بھی نہیں۔

۞ ایک اور مغربی دانشور وینجز لکھتا ہے کہ عورت و مرد ایک جنس ہیں لیکن ان میں صفاتِ جانبین کا پایا جانا ضروری ہے یعنی کوئی ایسا مرد نہیں جس میں صرف مردانہ صفات ہوں اور زنانہ نہ ہوں نہ ہی کوئی ایسی عورت ہے جس میں صرف زنانہ صفات ہوں اور مردانہ نہ ہوں بلکہ ہر ایک میں دونوں صفات پائے جاتے ہیں۔ ہاں صفات کے غلبہ کا اعتبار ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ مرد میں مردانہ صفات کا زنانہ صفات پر غلبہ ہے۔ اسی لئے وہ اپنے قابو میں متعدد عورتیں رکھ سکتا ہے اور عورت مغلوبیت الصفات ہونے کی وجہ سے متعدد مردوں کو قابو رکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ اس کی نظیر مرغیوں سے دی جاسکتی ہے کہ ایک مرغا متعدد مرغیوں کو زیرِ نگرانی رکھتا ہے اور تمام مرغیوں پر اپنے غلبہ کی وجہ سے انڈے پیدا کراتا ہے یہ نہیں دیکھا گیا کہ ایک مرغی متعدد مرغوں کو اپنے زیرِ نگرانی رکھے۔ خواجہ سرا (ہیجڑا) میں چونکہ دونوں صفات مردانہ، زنانہ مساوی ہیں اسی لئے وہ مرد ہے نہ عورت۔

مذکورہ بالا دلیل سے واضح ہوا کہ عورت کے لئے ایک شوہر کافی ہے۔

۞ عورت ہر ماہ عارضہ ماہواری میں مبتلا رہتی ہے اگر وہ صاحبِ اولاد ہے تو بھی دودھ پلانے کے دوران بچہ کی تربیت میں مصروفیت کی وجہ سے ایک شوہر کے حقوق کی ادائیگی بھی اس کے لئے کوہِ گراں ہوگی چہ جائیکہ وہ ایک سے زائد کی شامت گلے کا ہار بنائے۔

۞ عورت میں اگر چہ خواہشِ نفسانی مرد سے زائد سہی لیکن بوقتِ ضرورت اسے دبانے کی مرد سے زیادہ ہمت ہے یہی وجہ ہے کہ بعض خواتین شوہر کے مرجانے کے بعد بقایا زندگی بے شوہر گزار سکتی ہیں اگر چہ یہ طریقہ غلط ہے لیکن اس کی ہمت وحوصلہ قابلِ ستائش ہے بخلاف مرد کے کہ وہ بے حوصلہ ہے وہ اپنے انجام کی بربادی اور شرعی سزا اور لوگوں کی ملامت کی پرواہ کئے بغیر اپنی خواہشات سے بے قابو ہو کر غلط کاریوں کا ارتکاب کرتا ہے بلکہ اتنا بے ہمت اور کم حوصلہ ہے کہ محارم یہاں تک کہ ماں، بہن، بیٹی، بہو سے غلطی کے ارتکاب کی شہرت عام ہے۔ بنابریں عورت ایک شوہر پر اکتفاء کرسکتی ہے لیکن مرد کو متعدد عورتیں بھی کم متصور ہوتی ہیں اگر حیا باختہ ہے تو اپنی زوجہ کے ہوتے بھی غیروں کی دہلیز پر ناچتا ہے اور یہ واقعات بھی عام ہیں۔ شواہد ثابت کرتے ہیں کہ مرد اپنی خواہشات پر قابو پانے سے عاجز ہے اور عورت بہت بڑی باہمت وباحوصلہ ہے اسی لئے وہ ایک پر اکتفاء کرسکتی ہے بلکہ شوہر مردانگی میں صحیح اُترتا ہے تو وہ اس پر شاد باغ ہے ایک سے زائد سے نفرت کا مظاہرہ کرے گی۔ پھر شوہروں کا اس کے ساتھ جو برتاؤ ہوگا بلکہ ان کا آپس میں جو حال ہوگا وہ میدان ودنگل سے کم نہ ہوگا اس طرح سب کی زندگی دوبھر ہوگی بلکہ کئی کنبے لڑائی جھگڑے کی زد میں آجائیں گے بلکہ عصبیت کی خرابی ترقی کرتے ہوئے نسل در نسل

خونریزی اور جنگ رہے گی پھر ہر عورت کے لئے متعدد شوہر کی اجازت عالم دنیا عالم کارزار (جنگ) بن جائے گا کہ امن وسلامتی کا نشان نہ ملے گا اور ایسا معاشرہ کوئی مذہب بھی نہیں چاہتا بلکہ ہر مذہب امن وسلامتی کے لئے جدوجہد میں ہے۔

۞ عورت بعد بلوغ صرف چند سال یعنی تیس، چالیس سال تک اپنی قوت وطاقت کی حامل ہے اس کے بعد خواہش تو تا مرگ ہوتی ہے لیکن جوش وجنوں کی کیفیت نہیں رہتی۔

حکایت ''نفحۃالیمن''میں ہے کہ:

ایک شخص گٹھڑی کاندھے پر رکھ کر کعبہ کا طواف کر رہا تھا کسی نے کہا بھائی گٹھڑی اُتار دے تاکہ طواف میں آسانی ہو اس نے کہا اس گٹھڑی میں میری ماں ہے۔اسے بھی طواف کروا رہا ہوں۔اس نے کہا کہ تو پھر اس کا کسی سے بیاہ کردے۔وہ شخص ناراض ہونے لگا کہ میری بوڑھی ماں کے لئے ایسے کہتے ہیں۔گٹھڑی کے اندر سے بوڑھی ماں نے بیٹے کی پیٹھ پر مکّہ مار کر کہا کہ وہ بات سچی کہتا ہے اور تو اس سے ناراض ہو رہا ہے۔(۱۴)

---

(۱۴)ملخصاً نفحة اليمن فيما يزول بذكره الشجن،صفحه 12، مطبعة التقدم العلمية،مصر

فائدہ اس حکایت میں خواہش کے وجود کی دلیل ہے جوش وجنوں کی بات نہیں اسی لئے وہ ایک شوہر سے گزارا کرسکتی ہے متعدد شوہروں کے لئے اسکے بعد سرمایہ نہیں بخلاف مرد کے کہ وہ کافی مدت خواہشِ نفسانی کا حامل ہے اگرچہ بوڑھا ہوجاتا ہے تو بھی جوش وجنوں نہ سہی لیکن شرارتِ نفس کا غلبہ اور بڑھ جاتا ہے اسی لئے اس کا دورانِ جوانی ایک پر اکتفاء کرنا اس کی ہمت ہے۔

۞ عورت میں شہوانی خواہشات اور جسمانی لذت کا غلبہ ہے لیکن فطرتی حیاء وشرم ان کے اظہار سے مانع ہے اور وہ صرف اپنے مرد کو اپنے ذوق کی تسکین کا سبب سمجھتی ہے اسی لئے وہ صرف ایک کی ہی رہ سکتی ہے کیونکہ وہ اپنے ذوق کو زیادہ افشاء واظہار سے گریز کرتی ہے بخلاف مرد کے کہ وہ ایسی صفات سے محروم نہیں تو کامل بھی نہیں۔

۞ عورت کے شوہر کے فقدان پر سہیلیوں سے دل کے بہلنے کا سامان میسر آجائے تو پھر وہ کسی دوسری طرف دھیان نہیں کرتی یہی وجہ ہے کہ خواتین کثرتِ سہیلیوں پر فخر کرتی ہیں خصوصیت سے ایسی سہیلی جو اس کے مزاج کے موافق ہو تو اس کے لئے وہ سہیلی راحتِ جان ہے۔ بخلاف مرد کے کہ اسے دوستوں کی کثرت کا کوئی خیال نہیں اگر کوئی ایک آدھا دوست میسر آگیا تو وہ صرف گپ شپ تک محدود ہوتا ہے اس کی دل کی دنیا آباد نہیں کرسکتا۔

کند ھمجنس باھمجنس پرواز

ہمارے موقف مذکور پر زمانۂ اقدس کی ایک کہانی شاہد ہے:

سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مکّہ معظّمہ میں ایک عورت تھی

جس کا کام تھا کہ قریش کی عورتوں کو ہنساتی تھی جب عورتوں نے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی اور اللہ تعالیٰ نے اسلام کو وسعت بخشی تو وہ بھی مدینہ شریف آ گئی۔ میں نے اس عورت کے بارے میں پوچھا کہ وہ کہاں مہمان ہوئی تو کہا گیا کہ وہ فلاں عورت کے ہاں مہمان ٹھہری اور وہ بھی ہنسانے والی مشہور تھی۔ بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا ''فلاں ہنسانے والی عورت مکّہ معظّمہ سے ہجرت کر کے آئی ہے؟'' ہم نے کہا جی ہاں۔آپ ﷺ نے فرمایا پھر وہ کہاں مہمان ہوئی۔ہم نے کہا مدینہ منورہ کی فلاں عورت جو یہاں مدینہ طیبہ میں عورتوں کو ہنساتی ہے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

الحمد إن الأرواح جنود مجندة إلخ

یعنی تمام لوگ ایک بڑا لشکر تھے ارواح عالم ارواح میں ایک دوسرے سے متعارف ہوئے تو آج محبت کرتے ہیں جن کی شناسائی نہ ہوئی تو یہاں اختلاف میں رہے۔

کسی شاعر نے کہا ہے:

بيني وبينك في المحبة نسبة
مستورة عن سر هذا العالم
نحن اللذان تحابت أرواحنا
من قبل خلق الله طينة آدم

ترجمہ ﴾ تیرے اور میرے مابین محبت کے بارے میں ایک نسبت ہے جو اس عالم سے پوشیدہ ہے۔ہم وہ ہیں جو رُوحیں آپس میں محبت کرتی تھیں جب کہ ابھی اللہ

تعالیٰ نے سیّدنا آدم علیہ السلام کا گارا ابھی نہیں بنایا تھا۔

حضرت حسین کاشفی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

جاذب ہر جنس را ہم جنس داں
جنس برجنس است عاشق جاوداں
تلخ باتلخاں یقین ملحق شود
کے دم باطل قرین حق شود
طیبات آمد بسوئے طیبین
مر خبیثین را خبیثا تست ھین

ترجمہ ﴾ ہم جنس کو ہم جنس کھینچتا ہے اس لئے ہم جنس اپنے ہم جنس کا عاشق ہے۔ کڑوے کو یقیناً کڑوے سے الحاق ہوتا ہے۔ باطل ایک گھڑی کے لئے بھی حق کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا۔ طیبات کو طیبین کی طرف میلان ہوتا ہے اور خبیثات کو خبیثین سے تعلق ہوتا ہے۔ (۱۵)

۞ اگر چہ ہم عام بشر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کسی معاملہ میں مثلیت کا دم نہیں بھر سکتے لیکن یہ تو حقیقت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ظاہری بشریت کے اطوار بشریت عامہ کی رہبر ہے اور اسی پر بشریت عامہ اپنی تعمیر کرے۔

منجملہ آپ کی زندگی مبارک کے اطوار کے ایک قوت و طاقت کا شبہ بھی جس کی تفصیل آگے آتی ہے۔

(۱۵) تفسیر روح البیان، سورۃ البقرہ، آیت 221، 1/346، داراحیاء التراث العربی بیروت

اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ قوت و طاقت مرداں بہ نسبت خواتین کے بہت زیادہ ہے یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے چار سے بھی زائد بیبیوں کو عقدِ نکاح سے نوازا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ظاہری قوت و باطنی طاقت کے نمونے ملاحظہ ہوں:

بشری قوت لتعلیم الامۃ

دنیا میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ظاہری قوت و طاقت کے اعتبار سے بچپن سے لے کر وصال شریف تک اسی طرح زندگی بسر فرمائی جیسے عام بشر گذارتے ہیں جس کی چند مثالیں فقیر آگے چل کر عرض کرے گا اور وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسی طرح کر دکھلائیں اس لئے تا کہ بشروں کو بشریت کی تعلیم ہو کہ ایسی کمزوریوں کے وقت انسان کو کیا کرنا چاہیے تا کہ قدسیوں سے بھی بشر آگے بڑھ جائے۔

نوری بشریت کی قوت وطاقت

فقیر عام بشری طاقت کے بیان سے پہلے نوری بشریت کی مثالیں قائم کرتا ہے۔

(۱) روح البیان شریف میں ہے کہ دوزخ کو ایک ہزار لگام سے جکڑا جائے گا اس کی ایک ایک لگام کے ساتھ ستر ستر ہزار فرشتے ہوں گے جسے کھینچ کر میدانِ قیامت میں لایا جائے گا، دوزخ اپنی طاقت سے فرشتوں کی باگیں توڑ کر کفار پر حملہ کریگی اور وہ اہلِ محشر کو لتاڑتی ہوئی کہے گی کہ آج میں ان سے بدلہ لوں گی جو رزق تو خدا کا کھاتا لیکن پرستش غیر کی کرتا۔ اسے سوائے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے کوئی نہ روک سکے گا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اس کا اپنے نورِ مبارک سے مقابلہ کریں گے تو وہ ہٹ جائے گی حالانکہ

ہر فرشتے کی قوت اتنی زبردست ہے کہ اگر اس کے ایک کو حکم ہو کہ وہ زمین اور اس کے جملہ پہاڑوں کو اُکھیڑ کر اوپر کو لے جائے تو بلا تکلف یہ سب کچھ کر سکتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس قوت کا مظاہرہ دنیا میں ہو چکا ہے۔(۱۶)

﴿احادیثِ مبارکہ﴾

مضمون مذکور کی تائید مندرجہ ذیل روایات سے ہوتی ہے:

(۱) حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(دنیا میں) میں نے آگ کو پھونک ماری ورنہ وہ تمہیں اپنی لپیٹ میں لے لیتی۔(۱۶)

دنیا میں نوری بشر کی جسمانی قوت

عام بشر کی جسمانی قوت کی تشریح کی ضرورت نہیں ہر انسان اپنی قوت کو خوب جانتا ہے لیکن نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوت بشری ملاحظہ ہو۔

عن مجاهد قال أعطى رسول الله ﷺ قوة بضع وأربعين رجلاً كل رجل من اهل الجنة۔(۱۷)

مجاہد سے روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے چالیس اور کچھ جنتی

---

(۱۶) تفسیر روح البیان، سورۃ الملک، آیت 83/10,8، دار إحياء التراث العربي بيروت

(۱۷) حجة الله على العالمين في معجزات سيّد المرسلين صلى الله عليه وسلم، الباب الثانی عشر فی بعض معجزاته المعنوية مثل كمال خَلقه وخُلقه وفضائل أقواله وأفعاله وأحواله صلى الله عليه وسلم، قوته صلى الله عليه وسلم على الجماع وغيره، ص470، دار الكتب العلمية بيروت

مردوں کی قوت کے برابر قوت دی گئی ہے۔

ابو نُعیم کی روایت میں بھی اسی طرح ہے۔(۱۸)

فائدہ دنیا میں ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہشتی لوازمات سے متصف تھے جو کچھ ہم (ان شاء اللہ تعالیٰ) بہشت میں جا کر پائیں گے وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا میں حاصل تھا بالخصوص قوت اور طاقت تو نہ صرف ایک بہشتی بلکہ چالیس کے برابر ہوگی۔

بہشتی مرد کی قوت

امام احمد بن حنبل، نسائی اور حاکم نے سند صحیح کے ساتھ بیان کیا کہ ایک جنتی شخص کو کھانے پینے اور جماع وغیرہ کرنے کی طاقت ایک سو دنیوی مردوں کے برابر حاصل ہوگی۔(۱۹)

چار ہزار مردوں کی طاقت

مذکورہ بالا روایات سے ثابت ہوا کہ دنیا میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چار ہزار مردوں کی طاقت حاصل تھی۔(۲۰)

فائدہ یہ مسلّمہ مسئلہ اس میں کسی مذاہب کو اختلاف نہیں۔

---

(۱۸)فتح الباری، کتاب الغسل،باب إذا جامع ثم عاد ومن دار علی نسائه فی غسل واحد، 378/1،دار الکتب السلفیة مصر

(۱۹)فتح الباری، کتاب الغسل،باب إذا جامع ثم عاد ومن دار علی نسائه فی غسل واحد، 378/1،دار الکتب السلفیة مصر

(۲۰)فتح الباری، کتاب الغسل،باب إذا جامع ثم عاد ومن دار علی نسائه فی غسل واحد، 378/1،دار الکتب السلفیة مصر

تائید اس قوت وطاقت کی تائید حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلوانوں کے عجز سے ہوتی ہے کہ پہلوانوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قوتِ آزمائی تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طاقت کے آگے ہتھیار ڈال دیئے۔

رُکانہ پہلوان رُکانہ رُستمِ عرب مشہور تھا اسے اپنی قوت وطاقت پر ناز تھا۔ اسی قوت کے نشہ میں اس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کُشتی لڑنے کا چیلنج کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے ایسا پچھاڑا کہ وہ دیکھتا رہ گیا۔ اسی طرح اور پہلوانوں کا حال مشہور ہے۔

أبوالأسود الجمحی مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوالاسود جمحی کو پچھاڑا تھا۔ جو ایسا طاقت ور تھا کہ گائیں کی کھال پر کھڑا ہوجاتا تھا اور دس جوان اُس کھال کو اُس کے پاؤں کے نیچے سے نکالنے کی کوشش کرتے، چمڑا پھٹ جاتا تھا مگر اُس کے پاؤں کے نیچے سے کھال نہ نکلتی تھی۔

اُس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا:

اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے کُشتی میں پچھاڑ دیں تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے آؤں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے پچھاڑ دیا مگر وہ بدبخت ایمان نہ لایا۔ (۲۱)

بہرحال مرد چار عورتوں سے نکاح کا حامل ہے لیکن اُسے یہ بھی دیکھنا ہوگا

(۲۱) المواھب اللدنیة بالمنح المحمدیة، المقصد الثالث فی کمال خلقته صلی اللہ علیه وسلم وعظیم أخلاقه، الفصل الثانی فی عظیم أخلاقه، شجاعته صلی اللہ علیه وسلم، 2/365، المکتب الاسلامی بیروت

کہ وہ اِن چاروں کے حقوق کی ادائیگی کا حامل بھی ہے یا نہیں۔ ورنہ اُسے بھی ایک پر اِکتِفاء ضروری ہے۔

اور خواتین کو صرف غیروں کے اُکسانے پر بھی اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نظام کے سامنے سرِتسلیم خم کرنا ضروری ہے ورنہ ہلاکت کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

﴿تتمہ: فتاویٰ اُویسی﴾

یہی سوال فقیر سے ہوا اس کا جواب فتاویٰ میں درج ہے۔ چونکہ موضوع نہایت مناسب اور مفید ہے لہٰذا بطورِ تتمہ اس رسالہ میں درج کیا جارہا ہے۔

فتاویٰ اُویسی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

اِستفتاء: عورت چارشادیاں کیوں نہیں کرسکتی؟

حضرت قبلہ مُفتی مولانا **محمد فیض احمد اُویسی** صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ مزاجِ گرامی!

سوال نامہ ڈنمارک سے وصول ہوا ہے اگر جواب عنایت فرمادیں تو اِدارہ اِس کرم پر مشکور ہوگا۔ والسلام

نعیم احمد رضوی آفس سیکریٹری

ورلڈ اسلامک مشن پاکستان

۵۰۲، ۵۰۳ ریجنسی مال، شاہراہِ عراق، صدر ۷۴۰۰۰، کراچی

سوال اسلام میں کثیر الا زدواجی polyamy کی اجازت کیوں ہے اور polyamy (عورت کے لئے بیک وقت زیادہ شادیاں) کی کیوں اجازت نہیں۔ اگر مسئلہ اولاد کی شناخت کا ہے تو یہ خون کے ایک سادہ ٹیسٹ سے حل کیا جاسکتا ہے۔ اگر عورت کبھی چار شادیوں کا مطالبہ کرے تو اُس کو مطمئن کرنے کے کیا دلائل ہیں۔ عورت میں انصاف رکھنے کا کیا تصوّر ہی ہے یا اس کی کوئی عملی صورت بھی ہے؟

جواب از مفتیٔ اہلِ سُنّت قبلہ علامہ الحاج مفتی **محمد فیض احمد اُویسی** صاحب دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد! اسلام کے نام لیواؤں بلکہ اس کے عشاق کا کام یہ ہے کہ وہ شاہراہِ حضور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بتائے ہوئے راستے پر چلیں اور اسی میں اپنی نجات سمجھیں اور بس۔ اگرچہ عقل وفہم میں آئے یا نہ آئے۔ اس لئے کہ عاشقاں را بدلیل چہ کار۔

ہاں ! اسلام کا مخالف اور دشمن، اس نے ماننا ہی نہیں تو پھر عقلی گھوڑے دوڑانے کا کیا فائدہ۔ البتہ وہ خالی الذہن اُسے سُن کر اُسکی اچھائی قبول کرنے کو اپنی عافیت سمجھتا ہے اس لئے ہم بھی استعداد اور افہام وتفہیم پر جدوجہد کرتے ہیں ورنہ نظامِ اسلام کا ہر شعبہ ہمارے وہم وفہم سے بالاتر ہے۔ فقیر آپ کے سوالات کے مختصر جوابات بھیج رہا ہے خدا کرے بجاہ حبیبہ الکریم فقیر کی محنت ٹھکانے لگے۔

کثرتِ ازدواج یہ تو اسلام کے مخالفین کو بھی تسلیم ہے کہ مذہبِ اسلام ایک نہایت ہی سُتھرا و پاکیزہ دین ہے وہ بے حیائی اور بُری باتوں کا سخت مخالف

ہے۔ اِرشادِ ربّانی ہے:

(۱) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ(۲۲)

ترجمہ ﴾ بے شک اللہ تعالیٰ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا۔

اور ارشاد فرمایا:

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ(۲۳)

ترجمہ ﴾ بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بُری بات سے۔

اللہ تعالیٰ نے زنا کو جو حرام فرمایا ہے اس میں یہ حکمت ہے کہ نسب محفوظ رہ سکے ورنہ پتہ ہی نہ چل سکے گا کہ بچہ کس کا ہے اور ابُوّت کی نسبت کس کی طرف کی جائے اور کس کی طرف نہیں۔ اگر ایک عورت سے متعدد مردوں کا نکاح جائز ہوسکتا تو وہی قباحت یہاں بھی ہوتی نتیجتاً یہ پتہ نہ چل سکتا کہ بچہ کس کا ہے اور انسان کے لئے یہی بے عزتی ہے کہ وہ حرام زادہ کہلوائے۔ اسلام کا احسانِ عظیم ہے کہ اس نے انسان کو ایسی بڑی ذِلّت سے بچایا۔

سیّدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے زمانے میں کچھ عورتوں نے اتفاق کرکے چار چرب زبان عورتوں کو اپنا نمائندہ منتخب کیا کہ وہ جا کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے دریافت کریں کہ امیر المؤمنین جب ایک وقت میں ایک مرد چار عورتیں رکھ سکتا ہے تو ایک عورت چار مرد کیوں نہیں رکھ سکتی۔ اسلام ایک عادل مذہب

(۲۲) الاعراف:۷/ ۲۸

(۲۳) العنکبوت:۲۹/ ۴۵

ہے کیا یہ عورتوں پر ظلم نہیں کرتا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ان کی شرارت کو بھانپ لیا اور آپ کرم اللہ وجہہ الکریم نے زبانی کلامی جواب دینے کے بجائے ایک صاف شیشی منگوائی اور چار عورتوں کو الگ الگ پانی دے کر فرمایا: ''اپنا اپنا پانی اس میں ڈالو۔'' جب وہ تعمیلِ ارشاد کر چکیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ''اپنا اپنا پانی پہچانو!'' انہوں نے اچنبھے سے کہا:

''یا امیر المؤمنین! پانی کی ہیئت تو ایک ہی طرح ہے اور اس کی ماہیئت بھی ایک تو اس کا پہچاننا کیوں کر ممکن ہوگا؟''

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''بس یہیں ٹھہر جاؤ'' مادہ منویہ کی ہیئت بھی ایک ہی طرح کی ہوتی ہے اور اس کی ماہیئت بھی ایک، ایسا نہیں کہ کالے مرد کا مادہ تولید کالا اور گورے مرد کا مادہ سفید ہو تو جس طرح ایک شیشی میں اپنے اپنے پانیوں کی شناخت (کرنا) محال ہے اسی طرح جب ایک رحم کے اندر متعدد آدمیوں کی منی جمع ہوگی جس سے استقرار حمل ہوگا پھر جب بچہ پیدا ہوگا تو اس کی پہچان بھی ناممکن اور اس کی نسبت کا تعین محل ہو جائے گا۔ بات معقول تھی سب عورتوں کی سمجھ میں آ گئی اور وہ خوش خوش لوٹ گئیں۔

اِزالۂ وہم

یہ تصوّر کہ اگر مسئلہ اولاد کی شناخت کا ہے اور یہ خون کے ایک سادہ سے ٹیسٹ سے حل کیا جا سکتا ہے؟

(یہ بھی) غلط ہے کہ (یہ) عارضی بھی ہے اور ہمہ گیر بھی نہیں اس لئے کہ اس

سے تو قیافہ بھی مضبوط اور دائمی ہونے کے علاوہ ہمہ گیر بھی ہے کہ قیافہ دان ہر دور اور ہر جگہ مل جاتے ہیں۔اس میں نہ علم کی ضرورت اور دنیا کی دولت خرچ کرنی پڑے۔ لیکن اسلام نے اسے بھی قبول نہیں کیا تو ٹیسٹ غریب کو کون پوچھے جب کہ یہ عارضی ہے۔ بایں معنی کہ عمر اور صحت و مرض اور اوقات اور علاقہ جات اور غذا و ہوا سے اس میں تغیر و تبدل ہوتا رہا ہے علاوہ ازیں ٹیسٹ (وارتو) اب شروع ہوا ہے تو وہ بھی پڑھے لکھے لوگوں میں اور وہ بھی بہت بڑی تعلیم ڈاکٹری وغیرہ کے بعد کسی قسمت والے کو کوئی سمجھ آجائے تو ورنہ اکثر ایسی تعلیم پر جائیداد لٹانے کے باوجود اسی طرح کورے کے کورے اور اسلام کی ہمہ گیر ہونے کے علاوہ عارضی نہیں دائمی، علاقائی نہیں ہرجائی ہیں کہ ہر زمان و مکان اور ہر ایک امیر و غریب کو کام آسکیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ۔(۲۴)

ترجمہ اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا۔(کنزالایمان)

اور ازواج کا اصلی مقصد بھی اولاد اور پھر اس کی عزت و وقار اور زیادہ اہم ہے اور اس کا تحفظ جتنا مضبوط طریقے سے اسلام نے فرمایا ہے اس کے علاوہ اور کسی دین میں نہ ملے گا۔اس کے علاوہ بھی فقیر مزید دلائل دے سکتا ہے مگر اختصار کے پیشِ نظر اسی پر اکتفا کرتا ہے۔مزید تفصیل و تحقیق کے لئے فقیر کی تصنیف **''کثیرۃ الا زواج''** میں دیکھیں۔

فقط عندی ھذا الجواب

(۲۴) البقرۃ:۲ / ۱۸۵

واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم بالصواب

حررہ الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

جون سنہ ۱۹۹۲ء، سیرانی مسجد، بہاولپور پاکستان